پرچہ II: (انشائیہ طرز)	دہم 2016ء	اسلامیات (لازمی)
کل نمبر: 40	(دوسرا گروپ)	وقت: 1.45 گھنٹے

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) سورۃ الاحزاب میں حضرت موسیٰؑ کی مثال دے کر کیا بات سمجھائی گئی ہے؟

جواب: مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے حضرت موسیٰؑ کو (عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آبرو والے تھے۔

(ii) غزوۂ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں اہلِ ایمان اور منافقین کا طرزِ عمل کیا تھا؟

جواب: اہلِ ایمان کا طرزِ عمل:

جب مومنوں نے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اللہ اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا۔ اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی۔ سخت آزمائش کے باوجود مومن ثابت قدم رہے۔

منافقین کا طرزِ عمل:

منافقین اور جن کے دلوں میں بیماری تھی، کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔ ایک جماعت کہنے لگی لوٹ چلو اور نبی ﷺ سے اجازت مانگنے لگے اور کہنے لگے ہمارے گھر کھلے ہیں، حالانکہ ان کے گھر کھلے نہیں تھے وہ صرف بھاگنا چاہتے تھے۔

(iii) اللہ تعالیٰ سیدھی بات کہنے والوں کو کیا انعام دیتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمھارے اعمال درست کر دے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔

(iv) سورۃ الاحزاب کی روشنی میں بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی ﷺ کو کن دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا فرمایا؟

جواب: اے پیغمبر ﷺ! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ مال دے دوں اور احسن طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور آخرت کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکو کاری کرنے والی ہیں ان کے لیے اللہ نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(v) سورۃ الاحزاب میں حضور ﷺ کا کیا مقام و منصب بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سورۂ احزاب میں نبی کریم ﷺ کا درجِ ذیل مقام و منصب بیان کیا گیا ہے:

1- گواہی دینے والا
2- خوشخبری سنانے والا
3- عذاب سے ڈرانے والا
4- اللہ کی طرف بلانے والا
5- روشن چراغ

(vi) ترجمہ کیجیے: ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ط

جواب: ترجمہ: یہ سب تمھارے منہ کی باتیں ہیں۔

(vii) معانی تحریر کیجیے: وَطَرًا۔ مُبْدِيْهِ۔

جواب: وَطَرًا: حاجت   مُبْدِيْهِ: ظاہر کرنے والا

(viii) سورۃ الممتحنہ میں کس طرح کے کفار کے ساتھ عدل و احسان کی اجازت دی گئی ہے؟

جواب: جو کفار تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کرتے اور نہ تم کو تمھارے گھروں سے نکالتے ہیں، اللہ نے ایسے کفار کے ساتھ عدل و احسان کی اجازت دی ہے۔

(ix) ترجمہ کیجیے: وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

جواب: ترجمہ: تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) ترجمہ کیجیے: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

جواب: ترجمہ:

جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس (کی راتوں) میں قیام کیا۔ اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

(ii) روزہ دار کے لیے کون سی دو خوشیاں ہیں؟

جواب: روزہ دار کے لیے درجِ ذیل دو خوشیاں ہیں:

1- ایک خوشی افطار کے وقت۔

2- دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

(iii) حج کے دوران کس بات کا اہتمام ضروری ہے؟

جواب: حج کے دوران اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ اس موقع پر صبر و تحمل، عفو و درگزر اور ایثار سے کام لیا جائے۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی نہ زبان سے دل آزاری کی جائے اور نہ ہاتھ سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ جو حج اس اہتمام سے کیا جائے گا، اس کے نتیجے میں انسان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(iv) غسل کے فرائض تحریر کیجیے۔

جواب: غسل کے تین فرائض درجِ ذیل ہیں:

1- کلی کرنا کہ پانی حلق تک پہنچ جائے۔

2- ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک ممکن ہو آگے تک لے جائے۔ اگر روزہ نہ ہو۔

3- پورے جسم پر پانی بہایا جائے۔

(v) قرآنِ مجید میں صبر کرنے والوں کے لیے کیا بشارت دی گئی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت انھی کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔)

(vi) عائلی زندگی کی دو سطور میں تعریف کیجیے۔

جواب: عائلی زندگی سے مراد ہے خاندانی زندگی۔ انسان پیدائش سے موت تک ساری زندگی اپنے خاندان میں بسر کرتا ہے۔ خاندان کے افراد مختلف رشتوں کی بنا پر ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔ جن کے الگ الگ تقاضے ہوتے ہیں۔

(vii) خطبۂ جمعہ کے آداب لکھیے۔

جواب: خطبۂ جمعہ کے آداب میں سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نہایت خاموشی اور توجہ سے سنا جائے۔ جمعے کے خطبے کے دوران یہ بھی روا نہیں کہ اس دوران اگر کوئی شخص بول رہا ہو تو اسے منع کیا جائے، کیونکہ اس سے بھی لوگوں کی توجہ دوسری طرف منتقل ہو سکتی ہے اور اس کے سننے کا عمل بھی متاثر ہو سکتا ہے۔

(viii) اسلام میں ہجرت کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: ہجرت کے معنی ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا ہے، لیکن اسلام میں ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ سے مسلمانوں کا کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا جہاں وہ محکوم اور مظلوم ہوں، برسرِ اقتدار لوگ انھیں اسلام پر عمل کرنے پر تکلیف دیتے ہوں، لہٰذا ان کو وہاں اسلام پر زندگی گزارنا مشکل ہو تو ایسے حالات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس سرزمین کو چھوڑ کر کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں۔

(ix) حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ نے انسان کو کیا تحفظ فراہم کیا؟

جواب: حضورِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور ارشاداتِ گرامی نے انسانی زندگی کو عزت و ناموس اور مال و اسباب کا تحفظ فراہم کیا۔ آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق انسان کو حق حاصل ہے کہ معاشرہ اس کی جان و مال کا تحفظ کرے۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے تین (3) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال 4- درج ذیل آیاتِ قرآنی میں سے کسی دو کا ترجمہ کیجیے: **(4,4)**

(الف) وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

جواب : ترجمہ:

اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا اور نہ اُن کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔

(ب) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ؏

جواب : ترجمہ:

محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تمھارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی (نبوت) مُہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

(ج) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۠

جواب : ترجمہ:

مومنو! ان لوگوں سے جن سے اللہ غصے ہوا ہے دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مُردوں (کے جی اٹھنے) کی اُمید نہیں اُسی طرح اِن لوگوں کو بھی آخرت (کے آنے) کی اُمید نہیں۔

سوال :5- درج ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح لکھیے: (1,2)

مَنْ اِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

جواب : ترجمہ:

جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ نے اسے آگ پر حرام کر دیا۔

تشریح:

بندہ اپنے رب کی خوشنودی کے لیے جو بھی مشقت اور تکلیف برداشت کرتا ہے اس پر اس کے لیے اجر ہے اور جو قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے وہ اس کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کا

باعث بنتا ہے۔ علم کی طلب، نماز کی ادائیگی، مسلمان بھائی کی مدد یا عیادت وغیرہ کے لیے اپنے قدم غبار آلود کرنا بھی فلاح و کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اگر کوئی شخص اللّٰہ کے دین کی دعوت و تبلیغ کے لیے نکلے تو اس کے ہر قدم پر نیکی ہے۔ اگر کوئی مسلمان جہاد فی سبیل اللہ کے عزم سے چلے تو یہ ایسا پسندیدہ عمل ہے کہ اس راستے میں اس کے غبار آلود ہونے والے قدموں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ اس پر حرام کر دیتا ہے۔

سوال :6- جہاد کیا ہے؟ اس کی اقسام لکھیے۔ **(5)**

جواب :

جہاد

جہاد کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔ اسلام میں اس کا مفہوم ہے ''حق کی سر بلندی، اس کی اشاعت و حفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا، اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صَرف کرنا۔ یہاں تک کہ اس کے لیے اپنے اہلِ و عیال، اپنے اعزہ و اقارب، خاندان اور قوم کی جانیں تک قربان کر دینا۔'' حق کے دشمنوں کی کوششوں کو ناکام بنانا۔ ان کی تدبیروں کو اکارت کر دینا، ان کے حملوں کو روکنا، نیز اس کے لیے میدانِ جنگ میں آکر ان سے لڑنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا'' اسی لیے جہاد کو اسلام میں بہت بڑی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

جہاد کا مفہوم بہت واضح ہے۔ بعض علما کی رائے میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے اور وہ اسے ''جہادِ اکبر'' قرار دیتے ہیں۔ بعض صحیح احادیث اور قرآنِ کریم سے بھی اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (العنکبوت: 69)

ترجمہ: جن لوگوں نے ہمارے بارے میں جہاد کیا (یعنی محنت اور تکلیف اٹھائی) ہم ان کو اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

جہاد کی اقسام

جہاد کی اقسام درج ذیل ہیں:

L

جہاد بالعلم:

جہاد کی ایک قسم "جہاد بالعلم" ہے۔ دنیا کا تمام شر اور فساد جہالت کا نتیجہ ہے اور اس کا دور کرنا ضروری ہے۔ اگر انسان عقل و شعور اور علم و دانش رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ دوسروں کو بھی اس سے فیض پہنچائے۔ قرآن نے یہ بات ان الفاظ میں واضح فرمائی کہ:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (النحل: 125)

"لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف آنے کی دعوت حکمت و دانش اور خوبصورت نصیحت کے ساتھ کردو۔ اور ان سے مجادلہ (بحث و مباحثہ) بہت ہی خوبصورت طریقے سے کرو۔"

اسی طرح علمی انداز میں دین کی دعوت و تبلیغ بھی جہاد کی ایک قسم ہے۔ اور نتائج و افادیت کے لحاظ سے اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ سورۃ الفرقان میں اسے "جِہَادًا کَبِیْرًا" قرار دیا گیا ہے۔

جہاد بالمال:

جہاد کی ایک اور قسم "جہاد بالمال" ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال و دولت عطا کیا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ اسے اللہ کی رضا کے راستے میں خرچ کیا جائے اور حق کی حمایت و نصرت کے سلسلے میں انفاق سے گریز نہ کیا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ۔

"جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا، یہ لوگ اللہ کے پاس نہایت بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔" جو لوگ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے اس کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں انھیں عذابِ الیم کی "خوشخبری" دی گئی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لا فَبَشِّرْھُمْ

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔

''اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے' انھیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔''

جہاد بالنفس:

جہاد کی ایک قسم ''جہاد بالنفس'' یعنی اپنے جسم و جان سے جہاد کرنا بھی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑتے لڑتے اپنی جان تک پیش کر دی جائے۔ عام طور پر جب لفظ جہاد بولا جاتا ہے تو اس سے یہی جہاد مراد ہوتا ہے جس کو قرآن میں قتال کہا گیا ہے۔

جہاد کے لیے جنگی قوت کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے اور جہاد میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ کہنے سے بھی منع کیا گیا ہے' اور اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رزق پا رہے ہیں اور اس پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ ان کے لیے اجر عظیم' جنتوں اور بہترین ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

جہاد کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہر نیک کام اور فرض کی ادائیگی میں اپنی جان و مال اور دماغ کی پوری قوت صرف کی جائے۔ ایک مرتبہ عورتوں نے جہاد کی اجازت چاہی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''تمھارا جہاد حج مبرور ہے۔'' ایک صحابیؓ جہاد میں شرکت کے لیے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا: کیا تمھارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کیا' جی ہاں۔ فرمایا: تو تم ان کی خدمت کے ذریعے جہاد کرو۔ اسی طرح کسی ظالم حاکم کے سامنے کلمۂ حق و عدل کہنے کو بھی جہاد' بلکہ بہت بڑا جہاد قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

(یا)

طہارت کے فوائد کیا ہیں؟

جواب: طہارت کے فوائد:

شریعت نے جو طریقے مقرر کیے ہیں ان کا مقصد انسان کو نقصان یا تکلیف پہنچانا نہیں' بلکہ

یہ تو اس کے فائدے کی باتیں ہیں۔ طہارت کے لغوی معنی پاک ہونے کے ہیں۔ طہارت میں دو چیزیں شامل ہیں:

1- وضو 2- غسل

نماز سے پہلے وضو کرنا واجب ہے بشرطیکہ جسم اور لباس پاک ہو اور اگر جسم و لباس پاک نہیں تو وضو سے پہلے غسل کرنا اور لباس کو پاک کرنا لازمی ہے۔ طہارت کے فوائد درج ذیل ہیں:

1- ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے ذہنی اور جسمانی سکون ملتا ہے۔
2- انسان صاف ستھرا رہتا ہے اور اس کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔
3- نہانے سے پورا جسم صاف ہو جاتا ہے اور اس طرح صفائی کے باعث انسان بہت سی بیماریوں سے کافی حد تک محفوظ رہتا ہے۔
4- وضو کرنے اور نہانے سے ظاہری صفائی بھی حاصل ہوتی ہے اور روحانی بھی۔
5- عبادت اور کام کرنے میں لطف آتا ہے۔ اس طرح عبادت بھی قبول ہوتی ہے اور کام کرنے کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے۔
6- پاکیزگی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ممکن ہے۔
7- طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔
8- جسمانی طہارت کے بعد اللہ تعالیٰ دل کو بھی صاف کر دیتا ہے۔